باب۔۲۴

حج

[إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّـهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا،(البقرۃ: ۱۵۸)]

[الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ،(البقرۃ:۱۹۷)]

[وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ،(الحج:۲۷)]

حدیث ۱۴۲۳: ایک عورت نے رسول اکرمؐ سے سوال کیا کہ خدا نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، لیکن میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے۔ تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۲۴، ۱۴۲۵: صحابہؓ کا بیان ہے کہ ہم نے حضورؐ کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوتے اور پھر جب وہ سواری کھڑی ہو جاتی تب لبیک فرماتے۔ راویان: ابن عمرؓ اور جابرؓ۔

حدیث ۱۴۲۶: آنحضرتؐ نے ایک پالان (سواری کی پیٹھ پر سادہ سی زین) پر حج کیا جب کہ آپؐ کے پاس دوسرے (آرام دہ) اسباب بھی موجود تھے۔ راوی: ثمامہ بن عبد اللہ بن انسؓ۔

حدیث ۱۴۲۷: میں نے نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ آپؐ نے عمرہ کیا، لیکن میں نے (حیض کے سبب) نہیں کیا۔ (پھر جب مناسب وقت آیا تو) آپؐ نے فرمایا، "اے عبد الرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کراؤ"۔ چناں چہ مجھ کو اونٹنی پر بٹھالیا گیا اور میں نے عمرہ ادا کیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۰۸، ۳۰۹)۔

حدیث ۱۴۲۸: رسول اکرمؐ سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔۔۔ پھر پوچھا گیا، اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا، جہاد کرنا۔۔۔ پھر پوچھا گیا، اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا، مقبول حج۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۴۲۹: میں نے نبی کریمؐ سے سوال کیا کہ، جہاد کو سب سے بہتر عمل سمجھا جاتا ہے، تو کیا ہم بھی جہاد کریں؟ آپؐ نے فرمایا، (تمھارے لیے) سب سے افضل جہاد، حج مقبول ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۴۳۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے اللہ کے لیے حج کیا، ایسے کہ اس نے نہ کوئی فحش بات کی اور نہ کسی گناہ کا مرتکب ہوا، تو وہ اس دن کی طرح (گناہ سے پاک وصاف) ہو گا کہ جس دن اس کی ماں نے جنا تھا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۴۳۱: مقام میقات (احرام باندھنے کی جگہیں)، اہل نجد کے لیے قرن، اہل مدینہ کے لیے ذی الحلیفہ اور شام کے لیے حجفہ مقرر کیے گئے ہیں۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۳۲: اہل یمن حج کرتے تھے لیکن زادِ راہ ساتھ لے کر نہیں پہنچتے تھے۔ کہتے تھے ہم خدا پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ آتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ، [یعنی اور زاد راہ (راستے کا خرچ) ساتھ لے جایا کرو اور سب سے بہترین توشہ پرہیز گاری ہے، (البقرۃ:۱۹۷)]۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۳۳ تا ۱۴۳۸: رسول اکرمؐ نے اہل مدینہ کے لیے ذی الحلیفہ، اہل شام کے لیے حجفہ، اہل نجد کے لیے قرن، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا۔ جو دوسرے مقامات سے حج اور عمرے کے لیے آئے وہ وہیں سے احرام باندھے جہاں سے چلا ہے۔ اور اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھیں۔ راویان: ابن عباسؓ، اور عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں اوپر کی حدیث ۱۴۳۱)۔

حدیث ۱۴۳۹: جب دو مقامات (بصرہ اور کوفہ) فتح ہوئے تو لوگ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ نبی کریمؐ نے اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر کیا ہے۔ اور قرن ہمارے راستے سے ہٹا ہوا ہے۔ اگر ہم اس طرف سے جائیں تو ہمارے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، اس کے سامنے والا مقام دیکھو، اور پھر ذاتِ عرق کا میقات مقرر کیا گیا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۴۰: آپؐ نے ذی الحلیفہ کی پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۴۱: (حج و عمرہ کے موقع پر) رسول اکرمؐ شجرہ کے راستے سے نکلتے تھے اور معرس کے راستے سے داخل ہوتے تھے۔ جب آپؐ مکہ کی طرف جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے۔ اور جب واپس ہوتے تو ذی الحلیفہ میں نماز پڑھتے، جو وادی کے بیچ میں ہے۔ اور وہیں رات گذارتے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۴۲: حضرت عمرؓ نے نبی کریمؐ کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا کہ "میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (پیغام لانے والا) آیا اور کہا ہے کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لو اور کہو میں نے عمرہ کو حج میں شریک کیا"۔ راوی: عکرمہ ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۴۳: جب آنحضرتؐ معرس ذی الحلیفہ وسط وادی میں تھے تو آپؐ کو ایک خواب دکھایا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ سالمؓ نے بھی تلاش کرکے اونٹ کو اسی جگہ بٹھایا ہے جہاں عبداللہ بن عمرؓ، رسول اکرمؐ کے اترنے کی جگہ پر اپنے اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھے۔ وہ (جگہ) اُس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے وسط میں ہے۔ راوی: موسیٰ بن عقبہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۴۴۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ جس نے احرام کو خوشبو میں بسا دیا ہو؟ آپ نے فرمایا، اس خوشبو کو ۳ بار دھو ڈال اور اپنا جبہ اتار دے۔ اپنے عمرے میں بھی وہی کر جو تو حج میں کرتا ہے۔۔۔ ابن جریجؒ کا بیان ہے کہ آپؐ نے جو ۳ بار دھونے کو کہا اس سے مراد اچھی طرح صاف کرنا ہے۔ راوی: صفوان بن یعلیؓ۔

حدیث ۱۴۴۵، ۱۴۴۶: (پہلی حدیث میں ہے کہ) حضرتہ عائشہؓ کا کہنا ہے کہ مجھے محسوس ہوتا ہے گویا میں نبی کریمؐ کی مانگوں میں حالت احرام میں خوشبو کی مہک دیکھ رہی ہوں۔ (اور دوسری حدیث میں ہے کہ) آنحضرتؐ کے احرام باندھتے وقت اور کھولتے وقت میں خوشبو لگاتی تھی۔ راویان: سعید بن جبیرؒ، عبدالرحمٰن بن قاسمؒ۔

حدیث ۱۴۴۷: میں نے رسول مکرمؐ کو (احرام کے ساتھ) حالت تلبید میں لبیک کہتے ہوئے سنا ہے۔ (تلبید ایک قسم کا تیل ہے جسے سر کے بالوں میں استعمال کرنے سے بالوں کو جمع رکھنے میں مدد ملتی ہے)۔ راوی: سالمؒ (اپنے والد سے)۔

حدیث ۱۴۴۸: آنحضرتؐ نے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس ہی لبیک کہا۔ راوی: سالم بن عبداللہؓ (اپنے والد سے)۔

حدیث ۱۴۴۹: کسی نے رسول خدا سے سوال کیا کہ محرم (احرام کے لیے) کون سے کپڑے پہنے؟ آپؐ نے فرمایا، قمیص، عمامہ، پائجامہ، ٹوپی (یعنی سلے ہوئے کپڑے) نہ پہنے۔ موزے بھی نہ پہنے۔ اور جوتا نہ ملے تو دونوں موزوں کو اوپر سے ٹخنے تک کاٹ ڈالے اور پھر پہنے۔ ایسا کوئی کپڑا نہ پہنے جس میں زعفران (رنگ) یا ورس (خوشبو) لگی ہو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۵۰: عرفات سے واپسی کے وقت آنحضورؐ نے مزدلفہ تک اسامہؓ کو اپنے ساتھ سواری پر پیچھے بٹھایا۔ اور مزدلفہ سے منیٰ تک آپؐ کے پیچھے فضلؓ بیٹھے۔ دونوں کا کہنا ہے کہ آپؐ (راستے بھر) برابر لبیک کہتے رہے، یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۵۱: نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ، تہہ بند اور چادر پہننے، تیل لگانے اور کنگھا کرنے کے بعد (حج کے لیے) مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپؐ نے چادر اور تہہ بند پہننے سے تو منع نہیں کیا لیکن جو کپڑے زعفران سے رنگے تھے انھیں آپؐ نے منع فرمایا۔ صبح کے وقت ذی الحلیفہ سے بیدا کے مقام پر پہنچے اور تلبیہ پڑھی۔ اور (قربانی) کے جانوروں کے گلے میں قلادہ (خوبصورت رنگین پٹی) ڈالی۔ یہ اس روز ہوا جب ذیقعدہ کے ۵ دن ابھی باقی تھے۔ ۴ روز کے سفر کے بعد مکہ پہنچے۔ پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔

Siddiqui Publications

جن کے قربانی کے جانور ساتھ تھے انھوں نے احرام نہیں کھولا۔ پھر ہم سب حجون کے پاس مکہ کے بالائی حصے میں اترے۔ جب (حج کرکے) عرفات سے واپس ہوئے تو حضورؐ نے ہم کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں اور صفا و مروہ کی سعی کریں۔ پھر اپنے سر کے بال کتروائیں۔ پھر احرام کھول ڈالیں۔۔۔ اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، اور بیوی سے ملنا سب جائز ہوئے۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۵۲ تا ۱۳۵۴: (حج کے لیے نکلتے وقت) نبی مکرمؐ نے مدینے میں ظہر کی ۴ رکعت اور ذی الحلیفہ میں عصر کی ۲ رکعت (قصر) نماز پڑھی۔ پھر رات گذاری یہاں تک کہ ذی الحلیفہ میں صبح ہوگئی۔ روانگی کے لیے سواری پر بیٹھے اور جب وہ کھڑی ہوگئی تو آنحضورؐ نے لبیک کہا (تلبیہ پڑھی)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۴۵۵، ۱۴۵۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ اس طرح کرتے تھے۔ لبيك اللهم لبيك - لبيك لا شريك لك لبيك - إن الحمد والنعمة لك والملك - لا شريك لك [یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ! حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تر تعریف اور انعام و احسان تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے]۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۴۵۷: (حج و عمرے کے لیے روانگی پر) نبی اکرمؐ اور ہم لوگوں نے مدینہ میں ۴ رکعت ظہر پڑھی اور ذی الحلیفہ میں عصر کی ۲ رکعت (قصر) نماز پڑھی۔ ذی الحلیفہ میں رات گذاری۔ صبح کو سفر شروع کیا اور بیدا کے مقام پر پہنچے۔ یہاں اللہ کی حمد بیان کی، تسبیح پڑھی، تکبیر کہی، پھر حج و عمرہ کی لبیک کہی۔ جب ہم مکہ پہنچے تو (عمرے کے طواف و سعی کے بعد) لوگوں کو آپؐ نے حکم دیا کہ احرام کھول دیں۔ پھر ترویہ کا دن (یعنی ۸ ذی الحجہ) آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ (پھر حج کے تمام ارکان مکمل کیے اور) پھر نبی اکرمؐ نے چند اونٹوں کو کھڑا کرکے ذبح کیا۔۔۔ مدینہ میں آپؐ نے سینگوں والے ۲ مینڈھے ذبح کیے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۴۵۸: رسول مکرمؐ نے اس وقت لبیک (تلبیہ) کہی جب آپؐ کی سواری سیدھی کھڑی ہوئی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۴۵۹: آنحضرتؐ جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہو۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۱۴۶۰: لوگوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا۔ انھوں نے کہا، نہیں میں نے حضورؐ سے ایسا کچھ نہیں سنا، البتہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں حضرت موسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں جو وادی میں اترتے وقت لبیک کہہ رہے ہیں۔ راوی: مجاہدؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۴۶۱: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حجتہ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرمؐ کے ہمراہ نکلے۔ ہم نے عمرے کا احرام باندھا۔ آپؐ نے فرمایا، جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرے (کی نیت کرے اور) دونوں کا احرام باندھے۔ پھر احرام نہ کھولے تاوقت یہ کہ ان دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۲۳)۔۔۔ میں مکہ پہنچی اس حال میں کہ حائضہ ہو گئی۔ میں نے (عمرے کے لیے) نہ خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ جب میں نے اس بات کی اطلاع آنحضرتؐ کو دی تو آپؐ نے فرمایا، عمرے کو چھوڑ دو۔۔۔ سر کھول ڈالو، کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو رسول کریمؐ نے مجھے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ساتھ مقام تنعیم کی طرف بھیجا، تو میں نے عمرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمھارے عمرے کے بدلے میں ہے۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۲۷)۔۔۔ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور پھر احرام کھول دیا۔ پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد ایک اور طواف کیا۔ اور جن لوگوں نے حج و عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا، ان لوگوں نے صرف ایک طواف کیا۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۱۴۶۲، ۱۴۶۳: رسول کریمؐ نے حضرت علیؓ سے، جو یمن سے آئے تھے، پوچھا کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، جس کا نبی معظمؐ نے باندھا ہے (یعنی عمرے و حج دونوں کا)۔ آپؐ نے فرمایا، تو قربانی دو، اور احرام میں ٹھہرے رہو۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۱۴۶۴: آنحضرتؐ نے مجھے میری قوم کے پاس یمن بھیجا تھا۔ چناں چہ میں یمن سے مکہ، حج کے لیے پہنچا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا، تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے کہا جیسے نبی اکرمؐ احرام باندھتے ہیں ویسے ہی باندھا ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا، کیا تمھارے پاس قربانی کا جانور ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ آنحضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ خانہ کعبہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد احرام کھول دو۔ میں نے ایسے ہی کیا۔۔۔ (لیکن) جب حضرت عمرؓ کا دور آیا تو انھوں نے فرمایا، اگر ہم اللہ کی کتاب پکڑتے ہیں تو وہ (الگ الگ احرام کے ساتھ) عمرے و حج کے پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر نبی معظمؐ کی سنت پکڑتے ہیں تو آپؐ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ قربانی کی۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۱۴۶۵، ۱۴۶۶: (حجتہ الوداع کے موقع پر حضرت عائشہؓ کا عمرہ) : یہ مکرر احادیث ہیں۔ البتہ راویوں کی تبدیلی کے سبب ان کے الفاظ میں تبدیلی ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۱۔ راویان: قاسم بن محمدؒ اور اسودؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۴۶۷: ہم لوگ رسول مکرمؐ کے ساتھ حجتہ الوداع کے سال نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ رسول اللہ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج وعمرہ دونوں کا باندھا وہ لوگ احرام سے باہر نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۴۶۸: حضرت عثمانؓ (حج) تمتع اور (حج) قران سے منع کرتے تھے۔ جب کہ حضرت علیؓ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور "لبیک بعمرة وحجة" فرمایا اور کہا، میں نبی معظمؐ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ راوی: مروان بن حکمؓ۔ (حضرت عثمانؓ کے نزدیک افضل اور بہتر بات یہ تھی کہ حج کے سفر میں صرف حج کیا جائے، اور عمرے کے لیے خصوصی سفر کیا جائے۔ مگر یہ بات ایسے آدمی کے لیے مناسب ہے جو ایک سے زیادہ سفر کی استطاعت رکھتا ہو)۔

[نوٹ: (۱) حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں میقات یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کی نیت کرے۔ اور پھر عمرہ ادا کرے۔ اور گھر واپس لوٹے بغیر حج کی نیت سے دوسری بار احرام باندھے۔ اور اسی سال حج بھی کرے، تو یہ "تمتع" ہے۔
(۲) حج اور عمرہ کو ایک ہی احرام میں جمع کرے۔ اور حج وعمرہ دونوں کی نیت کرے۔ پہلے عمرہ ادا کرے اور بعد میں حج کے ارکان پورے کرے، تو یہ "قِران" ہے۔ مؤلف]۔

حدیث۱۴۶۹: (قبل اسلام) عربوں کا خیال تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا دنیا کا بدترین گناہ ہے۔ وہ ماہ صفر تک ٹھہرتے تاکہ اونٹوں کی پیٹھ پر (حج کے سبب پڑنے والے) زخم ٹھیک ہو جائیں، اور پھر کہیں عمرہ کرنا جائز سمجھتے۔۔۔ رسول کریمؐ اور صحابہؓ، ۴ ذی الحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ میں تشریف لائے۔ آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ لوگوں پر یہ بات گراں گذری۔ چناں چہ پوچھا کہ کون سی چیز حلال ہوگی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، " تمام چیزیں حلال ہوں گی"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۴۷۰: میں (یمن سے حج کے احرام کے ساتھ) رسول اکرمؐ کے خدمت میں مکہ پہنچا۔ آپؐ نے مجھے (عمرہ کر لینے کے بعد) احرام کھولنے کا حکم دیا۔ راوی: موسیٰؓ۔

حدیث۱۴۷۱: میں نے آنخضورؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہ! لوگوں نے تو عمرے کے بعد احرام کھول ڈالا لیکن آپؐ نے نہیں کھولا؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (بال باندھے یا کنگھی) کی ہے اور ھدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے۔ اس لیے میں یہ احرام نہیں کھول سکتا، جب تک کہ قربانی نہ دوں۔ راوی: حضرتہ حفصہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۴۷۲: میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انھوں نے مجھے تمتع کا حکم دیا۔ چناں چہ میں نے تمتع کیا۔ تو مجھے لوگوں نے منع کیا۔۔۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ حج مقبول ہے اور عمرہ مقبول ہے۔ میں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہی نبی اکرمؐ کی سنت ہے۔(اس خواب کی بنا پر ابن عباسؓ نے اپنے مال سے میرے لیے انھوں نے کچھ حصہ مقرر کر دیا)۔ راوی: ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعیؒ۔

حدیث ۱۴۷۳: میں مکہ میں احرام باندھے یوم ترویہ سے تین دن پہلے (یعنی ۵ ذی الحجہ) کو پہنچا تو لوگوں نے کہا اب تیرا حج مکی ہو جائے گا۔ میں عطاؒ کے پاس پہنچا، تو انھوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبد اللہؓ نے کہا کہ انھوں نے نبی اکرمؐ کے ساتھ حج کیا ہے۔ جس دن ہم قربانی کا جانور ہانک کر لائے تھے (اس دن) آپؐ نے فرمایا تھا کہ خانہ کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد اپنے احرام سے باہر آجاؤ۔ (ہم نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا)۔ راوی: ابوشہابؒ۔
[نوٹ: حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں مقام میقات یا اس سے قبل احرام باندھ کر حج کی نیت کرے۔ اور تمام ارکان ادا کرے، تو یہ "افراد بالحج" یا" حج مفرد" ہے۔ مؤلف]۔

حدیث ۱۴۷۴: (حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان حج تمتع پر اختلاف رائے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۸۔ راوی: سعید بن مسیبؒ۔

حدیث ۱۴۷۵: ہم آنحضرتؐ کے ساتھ آئے اور ہم کہہ رہے تھے، "لبیک بالحج"، آپؐ نے حکم دیا (کہ عمرہ بنالو) تو ہم لوگوں نے اسے عمرہ بنالیا۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں اوپر کی حدیث ۱۴۷۳)۔

حدیث ۱۴۷۶: ہم نے رسول اللہ کے زمانے میں تمتع کیا۔ اور قرآن کی آیت نازل ہوئی (جس سے اس کی تائید بھی ہوگئی)۔ لیکن ایک شخص نے جو چاہا کہہ دیا۔ راوی: بن حصینؓ۔

حدیث ۱۴۷۷: حجتہ الوداع میں مہاجرین و انصار اور ازواجِ نبیؐ نے احرام باندھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنادو۔ مگر وہ شخص جس نے ھدی کے جانور کو قلادہ ڈالا اس کے لیے احرام کھولنا جائز نہیں، جب تک ھدی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے (یعنی قربانی مکمل نہ ہو جائے)۔ جن کے ساتھ ھدی نہ تھی انھوں نے طواف کعبہ اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد اپنے احرام کھول دیے۔ پھر ترویہ کی شام کو ہمیں حج کا احرام باندھنے کا حکم ہوا۔ حج کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد ہم نے طواف اور سعی کی۔ حج تکمیل پایا تو قربانی واجب ہوئی۔ قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ جس کو قربانی کا جانور میسر ہو وہ قربانی کرے اور جسے میسر نہ ہو تو حج کے دنوں میں ۳ دن

Siddiqui Publications

روزے رکھے اور ے روزے گھر پہنچ کر رکھے۔ اہل مکہ کے علاوہ تمام لوگوں کے لیے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ہی سال میں جمع کرنا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور نبی اکرمؐ نے اسے سنت قرار دیا۔ شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں جس نے عمرہ کیا اس پر قربانی واجب ہے، یا روزہ ہے۔۔۔[فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ(البقرۃ:۱۹۷)] رفث سے مراد جماع ہے ۔فسوق سے مراد گناہ ہے۔اور جدال سے مراد لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۴۷۸، ۱۴۷۹: ابن عمرؓ جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ موقوف کر دیتے۔ ذی طول میں رات بھر رہتے۔ وہاں صبح کی نماز پڑھتے۔ غسل کرتے۔ اور کہتے کہ نبی اکرمؐ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۱۴۸۰ تا ۱۴۸۶: رسول اللہ (مکہ تشریف لاتے تو) ثنیۃ العلیا کے بلند مقام کداء اور کبھی کدیٰ سے، جو بطحا میں ہے، داخل ہوتے اور نچلے مقام ثنیۃ السفلیٰ کی طرف سے خارج ہوتے تھے۔

راویان: ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ، عروہؓ، ہشام بن عروہؓ۔

حدیث ۱۴۸۷: جب کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو نبی معظمؐ، (اپنے چچا) عباسؓ کے ساتھ پتھر اٹھا کر لاتے۔ عباسؓ نے حضورؐ کو مشورہ دیا کہ اپنی ازار (تہہ بند) اپنے کاندھوں پر ڈال لیں۔ (جب آپؐ نے ایسا کیا تو برہنگی کے سبب) بے ہوش ہوگئے۔ جوں ہی ہوش میں آئے تو فرمایا، مجھے میری ازار دے دو اور پھر اسے فوری باندھ لیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۵)۔

حدیث ۱۴۸۸: رسول مکرمؐ نے (ایک بار) مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہؓ! کیا تم نے دیکھا کہ تمھاری قوم (اہل قریش) نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو اسے ابراھیمؑ کی بنیاد سے چھوٹا کر دیا۔ تو میں نے عرض کیا کہ، پھر آپؐ کیوں نہیں اس کو قواعد ابراھیمیؑ کے مطابق بنوا دیتے؟ حضورؐ نے فرمایا، اگر کفر کا زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گذرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔۔۔ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ نے حجر اسود کے قریب کے دونوں رکنوں کو بوسہ دینا ترک کر دیا۔ غالباً اس لیے کہ یہ خانہ کعبہ، ابراھیمؑ کی بنیادوں پر پورا نہیں بنا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۴۸۹: میں نے (گول) دیوار کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ تو میں نے سوال کیا کہ اسے کیوں خانہ کعبہ میں شامل نہیں کیا گیا؟۔ آپؐ نے فرمایا، پونجی کی کمی کے سبب۔ پھر میں نے دروازے کے متعلق پوچھا کہ اس کو کیوں بلند رکھا ہے؟ فرمایا، تاکہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔۔۔

Siddiqui Publications

اور پھر فرمایا، تمھاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ لہٰذا مجھے ان کی ناراضگی کا خوف ہے ورنہ میں ان دیواروں کو بھی خانہ کعبہ میں داخل کر دیتا اور دروازے کو بھی زمین سے ملا دیتا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۷)۔

حدیث ۱۴۹۰، ۱۴۹۱: (خانہ کعبہ کی تعمیر نو): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۱۴۸۸ اور حدیث ۱۴۸۹۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۴۹۲: آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو حرام (حرمت والا) بنایا ہے۔ لہٰذا اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں۔ اس کے شکار نہ بھگائے جائیں۔ اور نہ کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے، مگر وہ شخص جو اس کا اعلان کرے"۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۶۵)۔

حدیث ۱۴۹۳: میں نے حضور مکرمؐ سے سوال کیا کہ آپؐ مکہ میں کہاں اتریں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، عقیل نے جائیداد یا گھر کہاں چھوڑا ہے! عقیل اور طالب تو وارث ہوئے، جب کہ جعفرؓ اور علیؓ مسلمان ہونے کے سبب وارث نہ رہے۔۔۔ حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ "مومن کافر کا وارث نہ ہو گا"۔ (اس بارے میں) ابن شہابؒ قرآن کی اس آیت سے تاویل کرتے تھے، إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَـٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ، [یعنی بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جان و مال سے کوشش کی، جہاد کیا، مہاجرین اور جن لوگوں نے مہاجرین کو جگہ دی، ان کی مدد کی، آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، (الانفال: ۷۲)]۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۱۴۹۴، ۱۴۹۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کل ہم خیف بن کنانہ یعنی محصب اتریں گے، (یہ وہ جگہ ہے) جہاں لوگوں نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی المطلب کے خلاف قسم کھائی تھی کہ جب تک تم لوگ محمدؐ کو ان کے حوالے نہیں کر دیتے اس وقت تک آپس میں شادی بیاہ یا خرید و فروخت نہیں کریں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۴۹۶: ارشاد نبویؐ ہے، "کعبہ کو ۲ چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۴۹۷: رمضان کا روزہ فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اس دن کعبہ پر غلاف بھی چڑھایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو آپؐ

Siddiqui Publications

نے فرمایا جو شخص عاشورے کا روزہ رکھنا چاہے، رکھے، اور جس کا جی نہ چاہے نہ رکھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۴۹۸: ارشاد نبیؐ ہے کہ خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ، یاجوج ماجوج کے ظاہر ہونے کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔ شعبہؒ کی روایت کے مطابق قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ حج نہ موقوف ہو جائے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۱۴۹۹: ایک دن میں شیبہؓ کے ساتھ کعبہ کے اندر اُس کرسی پر بیٹھا جہاں حضرت عمرؓ بیٹھے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ کوئی زرد شئے (سونا) یا سفید چیز (چاندی) نہ چھوڑوں گا، مگر یہ کہ ان کو تقسیم کر دوں گا۔ میں تو حضرت عمرؓ کے دونوں ساتھیوں، نبی معظمؐ اور حضرت ابو بکرؓ کی ہی اقتدا کرتا ہوں۔ راوی: ابو وائلؓ۔

حدیث ۱۵۰۰، ۱۵۰۱: (کعبہ کو تباہ کرنے والا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۴۹۶۔ راویان: ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۵۰۲: حضرت عمرؓ حجر اسود کے پاس آئے، اسے بوسہ دیا، اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تُو ایک پتھر ہے۔ نہ تو تُو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع پہنچانا تیرے اختیار میں ہے۔ اگر میں نبی اکرمؐ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔ راوی: عابس بن ربیعہؓ۔

حدیث ۱۵۰۳: رسول مکرمؐ چند صحابہؓ کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا۔ ان حضرات کے نکلنے پر میں سب سے پہلے داخل ہوا۔ بلالؓ سے، جو ساتھ تھے، پوچھا آنحضرتؐ نے کہاں نماز پڑھی؟ کہا، دونوں یمنی (داہنی) ستونوں کے درمیان میں۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۸۶، حدیث ۴۵۲)۔

حدیث ۱۵۰۴: ابن عمرؓ کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے چلتے یہاں تک کہ سامنے والی دیوار ۳ گز کے فاصلے پر رہ جاتی اور ان کی پیٹھ دروازے کی جانب ہوتی۔ پھر نماز پڑھتے۔ انھیں یہ جگہ بلالؓ نے رسول خدا کی نماز کی جگہ کے بہ طور بتائی تھی۔ ویسے کسی پر کوئی حرج نہیں کہ خانہ کعبہ میں جس جگہ چاہے نماز پڑھے۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۱۵۰۵: رسول کریمؐ نے عمرہ کیا تو طواف کعبہ کے بعد مقام ابراھیمؑ کے پیچھے ۲ رکعت نماز پڑھی۔ اس موقع پر آپؐ خانہ کعبہ کے اندر نہیں داخل ہوئے تھے۔ راوی: عبد اللہ ابی اوفیؓ۔

حدیث ۱۵۰۶: خانہ کعبہ میں (پہلی بار) داخل ہونے سے پیشتر آنحضرتؐ نے وہاں سے تمام بتوں کو ہٹوا دیا۔ آپؐ نے حضرت ابراھیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے وہ بت بھی ہٹوا دیے جن کے

Siddiqui Publications

ہاتھوں میں پانسے (یعنی قرعہ ڈالنے کے چھے رخی ڈائس) تھے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا، اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے کبھی پانسے نہیں پھینکے۔ پھر آپؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے کونوں میں جاکر تکبیر کہی۔ اس موقع پر حضورؐ نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۰۷ تا ۱۵۰۹: فرمان نبیؐ ہے کہ کعبہ کے طواف کرتے وقت ۷ پھیروں میں سے پہلے ۳ پھیروں میں رمل کریں (یعنی سینہ تانے ہوئے دوڑ کر چلیں، مگر حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان عام چال ہی رکھیں)۔ در اصل مشرکین نے مسلمانوں کے لیے "کمزور ہونے" کا طعنہ دیا تھا جس کے جواب میں آپؐ نے رمل کا حکم فرمایا۔۔۔ (حدیث ۱۵۰۸ کے مطابق): حضورؐ نے پہلے طواف میں حجر اسود کا بوسہ بھی دیا ہے۔ راویان: ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۱۰: (حضرت عمرؓ کا حجر اسود کا بوسہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۰۲۔ راوی: زید بن سالمؓ۔ (اپنے والد سے)۔

حدیث ۱۵۱۱: رسول مکرمؐ کو میں نے دونوں رکنوں کو چھوتے دیکھا، لہٰذا سختی یا آسانی کسی بھی صورت میں، میں نے دونوں رکنوں کو چھونا کبھی نہیں چھوڑا۔ راوی: عبداللہ ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۱۲: حجتہ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا اور لاٹھی کے ذریعہ (اشارے سے) حجر اسود کو بوسہ دیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۱۳: آنحضورؐ نے دونوں رکن یمانی کے علاوہ دوسرے رکنوں کو کبھی نہیں چھوا۔ راوی: سالم بن عبداللہؓ۔

حدیث ۱۵۱۴: (حضرت عمرؓ کا حجر اسود کا بوسہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۰۲۔ راوی: زید بن سالمؓ۔

حدیث ۱۵۱۵: ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ اگر بھیڑ زیادہ ہو جائے اور مجبور ہو جاؤں تو کیا پھر بھی حجر اسود کو ضرور بوسہ دوں۔ آپ نے فرمایا، "اگر مگر کو یمن میں رکھو، میں نے تو رسول معظمؐ کو حجر اسود کو چھوتے اور چومتے دیکھا ہے"۔ راوی: زبیر بن عربیؓ۔

حدیث ۱۵۱۶، ۱۵۱۷: (حجر اسود کی طرف اشارے سے بوسہ): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۵۱۲۔۔۔ (حدیث ۱۵۱۷ میں): اشارے سے بوسے کے ساتھ تکبیر پڑھنا بھی ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۱۸: جب نبی مکرمؐ مکہ میں آئے تو سب سے پہلے وضو کیا۔ پھر طواف کیا۔ پھر عمرہ ہی نہیں کیا بلکہ حج بھی کیا۔ آپؐ نے احرام سے باہر آنے سے پیشتر حجر اسود کو بوسہ دیا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی (اپنے زمانوں میں) ایسے ہی حج کیا۔ تمام مہاجرین و انصار نے بھی ایسے ہی کیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔۔۔ (نوٹ: یہ حج قران کی تفصیل ہے۔ مؤلف)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۵۱۹، ۱۵۲۰: رسول خدا حج اور عمرہ میں طواف کعبہ کرتے تو پہلے ۳ پھیروں میں رمل کرتے اور ۴ میں معمولی چال چلتے۔ پھر ۲ رکعت نماز پڑھتے۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۸۵)۔

حدیث ۱۵۲۱: (ایک حج میں) میں بیمار پڑ گئی۔ جب اس بات کا تذکرہ آنحضرتؐ سے ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں لوگوں کے پیچھے رہوں، اور سوار ہو کر طواف کرلوں۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ جب میں طواف کر رہی تھی اس وقت حضور مکرمؐ خانہ کعبہ کے پہلو میں، نماز میں وَالطُّورِ ۔ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ کی تلاوت کر رہے تھے۔ راوی: حضرت امّ سلمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۸)۔

حدیث ۱۵۲۲، ۱۵۲۳: رسول مکرمؐ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اس وقت ایک شخص آپؐ کے پاس سے گزرا جس نے اپنے ہاتھ کو دوسرے شخص کے ہاتھ سے رسی یا تسمے سے باندھ رکھا تھا۔ حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور فرمایا، ہاتھ پکڑ کر چل۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۲۴: نبی کریمؐ نے حجتہ الوداع سے پہلے کے سال حضرت ابو بکرؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ اس موقع پر، قربانی کے دن حضرت ابو بکرؓ نے چند لوگوں کی مدد سے یہ اعلان کروایا کہ "اس سال کے بعد سے کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا۔ اور نہ کوئی ننگا ہو کر طواف کرے گا"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۰)۔

حدیث ۱۵۲۵: میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا صفا و مروہ کی سعی سے پہلے کوئی جماع کر سکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ آنحضرتؐ، ۷ بار طواف کعبہ کرتے، پھر مقام ابراھیمؑ کے پیچھے ۲ رکعت نماز پڑھتے اور پھر صفا و مروہ کی سعی فرماتے اور ہمارے لیے یہی بہترین نمونہ ہے۔ پھر میں نے جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا "کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس نہ جائے جب تک صفا و مروہ کا طواف مکمل نہ کرلے"۔ راوی: عمروؓ۔

حدیث ۱۵۲۶: آپؐ (حج کے لیے) مکہ آنے کے بعد طواف کعبہ فرماتے اور صفا و مروہ کی سعی کرتے پھر عرفات سے واپسی سے پہلے، کبھی خانہ کعبہ کے پاس نہ جاتے۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۲۷: (حضرت امّ سلمہؓ کی حج میں علالت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۲۱۔ راوی: حضرت امّ سلمہؓ۔

حدیث ۱۵۲۸: (نبی مکرمؐ، بہترین نمونہ ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۲۵۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۲۹: (ایک بار) لوگوں نے فجر کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو گیا۔ کچھ لوگ اٹھے اور فوراً نماز پڑھنے لگے، اور کچھ اس وقت تک بیٹھے رہے جب تک کہ مکروہ وقت مکمل ختم نہ ہو گیا، اور پھر اٹھ کر نماز پڑھی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۵۳۰: میں نے آنحضرتؐ کو آفتاب طلوع ہونے اور اور اس کے غروب ہونے کے اوقات میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۵۶ تا ۵۶۰، حدیث ۱۱۱۷ اور حدیث ۱۱۲۲)۔

حدیث ۱۵۳۱: میں نے ابن زبیرؓ کو فجر کے بعد طواف کرتے ہوئے اور ۲ رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے ابن زبیرؓ کو عصر کے بعد بھی ۲ رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور حضرتہ عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی مکرمؐ جب بھی خانہ کعبہ میں داخل ہوتے تو ۲ رکعت نماز پڑھتے۔ راوی: عبدالعزیز بن رافعؒ۔

حدیث ۱۵۳۲: (حجر اسود کی طرف اشارے سے بوسہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۱۲، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۳۳: (حضرتہ ام سلمہؓ کی حج میں علالت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۲۱۔ راوی: حضرتہ ام سلمہؓ۔

حدیث ۱۵۳۴: عباس بن عبدالمطلبؓ نے رسول اکرمؐ سے اجازت چاہی کے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے رات گزاریں، تو آپؐ نے انھیں اجازت دے دی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۳۵: آنحضرتؐ سقایا، یعنی پانی کی جگہ پر، پہنچے اور پانی مانگا۔ عباسؓ نے کہا لوگ اس میں اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں۔ نبی مکرمؐ زمزم پر تشریف لائے۔ آپؐ نے اس سے پانی پیا اور فرمایا "تم (پانی پلانے کا) کام کیے جاؤ، تم اچھا کام کر رہے ہو"۔ پھر فرمایا اگر میں جانتا کہ تم لوگ یہ کام مجھ سے چھین نہ لوگے تو میں اترتا اور ڈوری اپنے کاندھے پر ڈال کر (کنویں سے) خود پانی کھینچتا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۵۳۶: میں نے رسول اکرمؐ کو زمزم کا پانی پلایا۔ آپؐ نے وہ پانی کھڑے ہو کر پیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (اس حدیث میں ایک ذیلی نوٹ یوں بھی ہے کہ): عاصمؒ روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ قسم کھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُس روز آنحضرتؐ اونٹ پر سوار تھے، (کھڑے ہوئے نہیں تھے)۔

حدیث ۱۵۳۷: (حجتہ الوداع کے موقع پر حضرتہ عائشہؓ کا خصوصی عمرہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۱۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۵۳۸،۱۵۳۹: عبد اللہؓ نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ کی حج پر روانگی کی تیاری دیکھ کر کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ اس سال لوگوں کے درمیان جنگ ہوگی اور آپ کو خانہ کعبہ جانے سے روک دیں گے۔ اس پر عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ جب نکلے تھے تو آپؐ اور خانہ کعبہ کے درمیان قریش حائل ہو گئے تھے۔ اگر یہ لوگ مجھے روکیں گے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ نے کیا تھا۔ کیوں کہ حضورؐ ہی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔۔۔ پھر کہا میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کرتا ہوں۔۔۔ مکہ پہنچے، اور دونوں کے لیے طواف کیا۔ (حدیث ۱۵۳۹ کے مطابق): ابن عمرؓ نے قدید سے قربانی کا جانور خریدا۔ پھر ایسا کوئی کام نہیں کیا جو احرام میں ممنوع ہیں۔ قربانی کا دن آیا تو قربانی کی اور سر کے بال منڈوائے۔ آپؐ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۱۵۴۰: (حج قِران): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۱۸۔ راوی: محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل قریشیؒ۔

حدیث ۱۵۴۱: میں نے حضرتہ عائشہؓ سے قرآن کی آیت ،إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا،[یعنی بے شک صفا و مروہ خدا کی یاد کرنے والی نشانیوں اور مقامات میں سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے تو کچھ گناہ نہیں کہ ان کے پھیرے کرے،(البقرۃ:۱۵۸)] کی تفسیر پوچھی اور کہا کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس کے مطابق صفا و مروہ کا طواف نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرتہ عائشہؓ نے مجھے کہا تم نے اسے غلط سمجھا۔ اگر ایسا ہوتا تو أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا کی جگہ أَن لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ہوتا۔ اصل میں یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ وہ لوگ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے اور صفا و مروہ کے طواف کو برا جانتے تھے۔ لیکن اس آیت کے نزول کے بعد رسول مکرمؐ نے اسے میری سنت قرار دیا ہے۔ اب کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اس کو ترک کردے۔ جب میں نے حضرت ابو بکرؒ سے حضرتہ عائشہؓ کی اس بات کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا یہ ایک ایسی علمی بات ہے جو میں نے نہیں سنی۔ البتہ میرے علم کے مطابق وہ پہلے بھی صفا و مروہ کی سعی کیا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان کے سامنے صرف خانہ کعبہ کے طواف کا ذکر آیا تو پوچھا کہ کیوں نہ ہم صفا و مروہ کی سعی کریں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ راوی: عروہؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۵۴۲: رسول اکرمؐ جب طواف کعبہ فرماتے تو پہلے ۳ طواف میں رمل کرتے اور باقی میں معمول کی چال سے چلتے۔ صفا و مروہ کے درمیان "بطن مسیل" (نالے کا حصہ) میں دوڑتے (سعی کرتے) اور باقی میں چلتے۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۱۵۴۳: (صفا و مروہ کی سعی مکمل ہونے سے پہلے جماع ممنوع ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۲۵۔ راوی: عمرو بن دینارؒ۔

حدیث ۱۵۴۴: آنحضرتؐ جب مکہ تشریف لائے تو خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر ۲ رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی، لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، [یعنی فی الحقیقت رسول اللہ کی ذات میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے، (الاحزاب: ۲۱)]۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۴۵: میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا، ہاں (ایسا کرتا تھا)، اس لیے کہ یہ جاہلیت (قبل اسلام) کے شعائر میں سے ہے۔ لیکن پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا، [یعنی بے شک صفا و مروہ خدا کی یاد کرنے والی نشانیوں اور مقامات میں سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے تو کچھ گناہ نہیں کہ ان کے پھیرے کرے، (البقرۃ: ۱۵۸)]۔ راوی: عاصمؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۵۴۱)۔

حدیث ۱۵۴۶: (صفا و مروہ کی سعی مکمل ہونے سے پہلے جماع ممنوع ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۲۵۔ راوی: عمرو بن دینارؒ۔

حدیث ۱۵۴۷: (حجتہ الوداع کے موقع پر حضرتہ عائشہؓ کا خصوصی عمرہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۱۔ راوی: عبدالرحمٰن بن قاسمؒ۔ (نوٹ: راوی کی تبدیلی کے سبب الفاظ میں تبدیلی ہے۔۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۱۵۴۸: جب ہم حج کے لیے نکلے تو نبی اکرمؐ اور طلحہؓ کے علاوہ کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا۔ چناں چہ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو پہلے عمرہ بنالیں اور احرام سے باہر آجائیں۔ اور بعد میں حج کریں۔ حضرتہ عائشہؓ حائضہ ہوگئی تھیں لہٰذا انھوں نے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام ارکان حج ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو کعبہ کا طواف کیا۔ اور پھر باقاعدہ تنعیم جاکر آئیں اور عمرہ بھی کیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۶۱ اور ۱۴۷۷)۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۵۴۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ کنواری لڑکیاں، پردے والیاں اور حائضہ عورتیں سب نیک کام میں حصہ لینے اور مسلمانوں کی دعوت میں شریک ہوں، لیکن چادر اوڑھے ہوئے۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے علاحدہ ہو کر بیٹھیں۔ راوی: حضرتہ حفصہؓ۔

(دیکھیں حدیث ۳۱۶، ۹۱۹، ۹۲۶، ۹۲۲، اور ۹۲۸)۔

حدیث۱۵۵۰، ۱۵۵۱: میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کی آنحضرتؐ نے ترویہ کے دن (یعنی ۸ ذی الحجہ کو) نماز ظہر اور عصر کہاں پڑھی؟ انھوں نے بتایا کہ منیٰ میں۔۔۔ میں نے پوچھا، اور یوم نفر (یعنی ۱۲ ذی الحجہ کو)؟ انھوں نے کہا، ابطح میں۔۔۔ پھر مجھ سے کہا، لیکن تم اُس طرح کرو جیسے تمھارے حکام کرتے ہیں۔ راوی: عبدالعزیز بن رفیعؒ۔

حدیث۱۵۵۲تا۱۵۵۴: رسول مکرمؐ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ (نے اپنے ادوار میں) اور حضرت عثمانؓ نے ابتداے خلافت میں منیٰ میں (۴رکعتوں کی قصر) ۲رکعت پڑھی۔ بعد میں طریقے مختلف ہو گئے۔ راویان: عبیداللہ بن عبداللہؓ، حارثہ بن وہب خزاعیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۱۵۵۵: یہ معلوم کرنے کے لیے کہ عرفہ کے روز آنحضرتؐ روزے سے ہیں یا نہیں، امّ فضل نے نبی اکرمؐ کو پینے کی ایک چیز بھیجی جسے آپؐ نے پی لیا۔ راوی: عمیرؓ (امّ فضل کے آزاد کردہ غلام)۔

حدیث۱۵۵۶: میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ آپ لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ عرفہ کے دن کس طرح کرتے تھے؟ انھوں نے کہا، اگر لبیک کہنے والا لبیک کہتا تو کوئی اسے غلط نہیں سمجھتا تھا اور اگر تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اس کو بھی کوئی غلط نہ سمجھتا۔ راوی: محمد بن ابی بکر ثقفیؒ۔

حدیث۱۵۵۷: عبدالملک نے حجاج کو لکھ بھیجا کہ تجھے ابن عمرؓ کی بات ماننی ہے۔ عرفہ کے دن آفتاب کے ڈھلنے پر میں اور ابن عمرؓ، حجاج کے خیمے پر آئے اور حجاج کو پکارا۔ اس کے نکلنے پر ابن عمرؓ نے اس سے کہا کہ سنت کی پیروی کرنا ہے تو اس وقت چلنا ہے۔ حجاج نے غسل کرنے کی مہلت مانگی۔ ابن عمرؓ سواری سے اترے اور اس کا انتظار کیا۔ اس کے آنے پر ہم چل پڑے ایسے کہ ہم دونوں کے بیچ حجاج چل رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر کر اور وقوف میں جلدی کر۔ حجاج نے عبداللہؓ (ابن عمرؓ) کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو انھوں نے کہا، "سالم سچ کہتا ہے"۔ راوی: سالمؒ۔

حدیث۱۵۵۸: (عرفہ کے روز حضورؐ کا روزہ؟): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۵۵۔ راوی: عمیرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۵۵۹: (عرفہ کا دن۔ سنت طریقہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۵۷۔ راوی: سالم بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۵۶۰: میرے والد نے مجھ سے کہا کہ میرا اونٹ عرفہ کے روز گم ہو گیا تھا تو میں اسے ڈھونڈنے نکلا، (یہ قبل اسلام کا واقعہ ہے)۔ میں نے نبی مکرمؐ کو عرفات میں کھڑے دیکھا تو میں نے اپنے آپ سے کہا کہ بخدا! یہ تو قریش میں سے ہیں پھر ان کا یہاں کیا کام! راوی: محمد بن جبیر بن مطعمؓ۔

حدیث ۱۵۶۱: زمانہ جاہلیت میں قبیلہ حمس (قریش اور ان کی اولاد) کے علاوہ سب ہی ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ حمس نیکی سمجھ کر لوگوں کو کپڑے دیتے۔ اور جن کو کپڑے نہ ملتے وہ ننگا ہی طواف کرتا۔ عام لوگ عرفات سے واپس ہوتے جب کہ حمس مزدلفہ سے ہی واپس ہو جاتے (عرفات تک نہ جاتے)۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حمس قریش ہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ،ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ، [یعنی پھر جہاں سے سب لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو اور اللہ سے معافی چاہو، یقیناً وہ معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے، (البقرۃ:۱۹۹)]۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۱۵۶۲: اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ حجتہ الوداع میں عرفات سے واپسی پر تیز رفتاری سے چلتے۔ اور جب وسیع میدان دیکھتے تو اور بھی تیز ہو جاتے۔ راوی: ہشام بن عروہؓ۔

حدیث ۱۵۶۳: اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب عرفہ سے واپس ہوئے تو ایک گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے۔ ضرورت سے فارغ ہوئے۔ پھر وضو کیا۔ میں نے پوچھا کیا آپؐ نماز پڑھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں، آگے چل کر پڑھوں گا۔ راوی: کریبؓ۔

حدیث ۱۵۶۴: عبد اللہ بن عمرؓ اس گھاٹی کی طرف جاتے جہاں رسول مکرمؐ متوجہ ہوئے تھے اور آپؐ ہی کی طرح ضرورت سے فارغ ہوتے اور یہاں وضو کرتے مگر نماز نہیں پڑھتے۔ مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ پہنچ کر ایک ساتھ ادا کرتے۔ راوی: نافعؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۰)۔

حدیث ۱۵۶۵: (عرفات سے مزدلفہ روانگی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۱۵۶۳۔ (البتہ یہاں آگے کی تفصیل اسامہ بن زیدؓ بتاتے ہیں کہ): ہم گھاٹی سے سوار ہوئے اور مزدلفہ پہنچے۔ یہاں نماز (مغرب اور عشا) ایک ساتھ ادا کی۔ صبح میں مزدلفہ سے (منیٰ کے لیے) سوار ہوئے تو حضورؐ کے ساتھ فضلؓ بیٹھے۔ فضلؓ کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ (کنکریاں مارنے) جمرہ عقبہ پر پہنچے۔ راوی: کریبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۵۰)۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۵۶۶: عرفات سے واپسی کے دن (۹ ذی الحجہ کو) میں آنحضورؐ کے ساتھ تھا۔ ہم نے بہت شور وغل اور اونٹوں کو مارنے کی آوازیں سنیں۔ تو آپؐ نے فرمایا، اے لوگو! اطمینان رکھو۔ یوں اونٹوں کو دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۵۶۷تا۱۵۷۰: (عرفات سے مزدلفہ روانگی): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۵۶۳ اور ۱۵۶۵۔ (ان میں مزید تفصیل یہ ہے کہ): مزدلفہ پہنچے تو اذان اور تکبیر کہی گئی اور مغرب کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد ایک اور اذان اور تکبیر پڑھی گئی اور عشا کی ۲ رکعت نماز (قصر) پڑھی۔ حضورؐ نے نماز پڑھائی۔ دونوں کے درمیان کوئی سنت نہیں پڑھی گئی۔ صبح ہوئی تو فجر طلوع ہونے کے فوراً بعد (یعنی اول وقت میں) نماز فجر پڑھی گئی۔ (حدیث ۱۵۷۰ میں ہے کہ): عبداللہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ حج کے موقع پر دو نمازیں ہیں جو مزدلفہ میں اپنے مقررہ اوقات سے پھیر دی گئی ہیں، ایک نماز مغرب اور دوسرے فجر۔ راویان: اسامہ بن زیدؓ، سالم بن عبداللہؓ، ابوایوب انصاریؓ، عبداللہ ابن مسعودؓ اور عبدالرحمٰن بن یزیدؒ۔

حدیث۱۵۷۱: عبداللہ بن عمرؓ کا کہنا ہے کہ کمزور لوگ مزدلفہ میں ٹھہرتے اور جس قدر جی چاہتا ذکر الٰہی کرتے۔ لیکن منیٰ کے لیے پہلے ہی نکل پڑتے، ایسے کہ نماز فجر وہاں جاکر ادا کرتے۔ اور اس بات کی اجازت رسول اکرمؐ نے انھیں دی تھی۔ راوی: سالمؒ۔

حدیث ۱۵۷۲، ۱۵۷۳: مجھے نبی کریمؐ نے مزدلفہ سے منیٰ کے لیے کمزور لوگوں کے ساتھ رات کو جلد ہی روانہ کردیا تھا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۵۷۴: اسماءؓ مزدلفہ پہنچیں۔ پہلے کچھ دیر کے لیے عبادت کی۔ پھر چاند کے ڈوبنے پر منیٰ کے لیے روانہ ہوگئیں۔ یہاں پہلے کنکریاں ماریں اور پھر نماز فجر اپنی ٹھہرنے کی جگہ پر پہنچ کر ادا کی۔ راوی: عبداللہؒ (اسماءؓ کے غلام)۔

حدیث۱۵۷۵، ۱۵۷۶: حضرتہ سودہؓ بھاری بدن کی تھیں اور مزدلفہ میں پوری رات گذارنا مشکل محسوس کر رہی تھیں تو انھوں نے آنحضرتؐ سے اجازت لی۔ اور منیٰ کے لیے وقت سے پہلے نکل پڑیں۔ (دوسری حدیث میں حضرتہ عائشہؓ نے) اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش میں بھی اجازت مانگ لیتی اور یہ میرے لیے خوشی کی بات ہوتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۵۷۷،۱۵۷۸: (مزدلفہ میں نمازیں): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۵۶۷ تا ۱۵۷۰۔۔۔ میں نے رسول اکرمؐ کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا سوائے ۲ نمازوں کے۔ ایک (مزدلفہ میں) نماز مغرب، تاخیر سے عشا کے ساتھ، اور دوسرے نماز فجر (نہایت اول وقت میں)۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۱۵۷۹: مزدلفہ میں، میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا۔ ہم نے فجر کی نماز نہایت اول وقت میں پڑھی اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ کیوں کہ ایسا نبی کریمؐ نے مشرکین کے طریقے کی مخالفت کے بہ طور کیا تھا۔ راوی: عمر بن میمونؒ۔

حدیث ۱۵۸۰،۱۵۸۱: آنحضرتؐ نے عرفات سے مزدلفہ تک اسامہ بن زیدؓ کو اپنی سواری پر ساتھ بٹھایا اور مزدلفہ سے روانہ ہوتے وقت فضلؓ کو پیچھے بٹھالیا تھا، یہاں تک رمی جمرہ کیا۔ اور دونوں کا بیان ہے کہ آپؐ نے پورے راستے لبیک پڑھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۵۰، ۱۵۶۵)۔

حدیث ۱۵۸۲: (حج تمتع۔ مقبول عمرہ و حج): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۷۲۔ (یہاں) ابن عباسؓ نے قربانی کے جانور کی تفصیل میں بتایا کہ یہ ایک اونٹ یا گائے، یا اس میں شرکت ہے، یا ایک بکری ہے۔ راوی: ابوجمرہؓ۔

حدیث ۱۵۸۳،۱۵۸۴: حضورؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کا جانور ہانک کرلے جارہا ہے تو آپؐ نے اس سے ۳ مرتبہ فرمایا کہ اس پر سوار ہوجا۔ لیکن وہ مُصر ہی رہا کہ یہ تو قربانی کا ہے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۵۸۵: (حجتہ الوداع۔۔حج تمتع): یہ مکرر حدیث ہے۔ اس کے لیے دیکھیں حدیث ۱۴۷۷ اور حدیث ۱۵۱۹۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۸۶: (عبداللہ بن عمرؓ کا حج سے روکے جانے کا خدشہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۳۸ اور ۱۵۳۹۔ راوی: عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۵۸۷: رسول معظمؐ، مدینہ سے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) ایک ہزار سے زیادہ صحابہؓ کے ساتھ نکلے۔ ذی الحلیفہ پہنچے اور ھدی کی تقلید کی اور اشعار کیا (جانور کے گلے میں رنگین پٹی ڈالی اور نشانی لگائی) اور عمرہ کے لیے احرام باندھا۔ راویان: مسور بن مخرمہؓ اور مروانؒ۔

حدیث ۱۵۸۸: میں نے قربانی کے جانور کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ آنحضرتؐ نے انھیں جانوروں کے گلے میں ڈالا اور نشان لگائے، پھر ان کو مکہ راونہ کیا۔ (اس کے بعد آپؐ احرام سے باہر رہے)۔ آپؐ نے کسی حلال چیز کو حرام نہیں سمجھا۔۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۵۸۹: (سر کے بالوں کی تلبید کرنے والا اور ھدی کا ساتھ رکھنے والا، حج ختم کیے بغیر احرام سے باہر نہیں ہو سکتا): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۱۴۷۱۔ راوی: حضرتہ حفصہؓ۔

حدیث۱۵۹۰ تا ۱۵۹۲: (قلادوں کی بٹائی، ھدی کو مکہ روانہ کرنا اور پھر احرام سے باہر رہنا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۵۸۸۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۵۹۳: آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ (اونٹ کی بجائے) بکریاں قربانی کے لیے بھیجیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۵۹۴، ۱۵۹۵: (قلادوں کی بٹائی، ھدی کو مکہ روانہ کرنا اور پھر احرام سے باہر رہنا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۵۸۸۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۵۹۶، ۱۵۹۷: میں نے قربانی کے جانور کے قلادے اپنے پاس رکھی روئی سے بٹے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۵۹۸، ۱۵۹۹: (قربانی کے جانور پر سواری جائز ہے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۵۸۳، ۱۸۸۴۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۶۰۰: مجھے رسول اکرمؐ نے حکم دیا کہ میں نے جو قربانی کی تھی اس جانور کی جھول (یعنی اوجھڑی) اور کھال کو خیرات کر دوں۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث۱۶۰۱: (عبداللہ بن عمرؓ کا حج سے روکے جانے کا خدشہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۳۸ اور ۱۵۳۹۔ راوی: نافع۔

حدیث۱۶۰۲: ذی قعدہ کے ابھی ۵ دن باقی تھے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ مکہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ طواف کعبہ اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد احرام سے باہر آجائے۔۔۔ قربانی والے دن ہمارے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ رسول مکرمؐ نے تمام ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۶۰۳، ۱۶۰۴: جانور ذبح کرنے کی جگہ مقرر کر دی گئی تھی، جہاں آنحضرتؐ اور سب ہی اسی جگہ پر اپنے جانور ذبح کرتے۔ یہ قربانی کے جانور مزدلفہ سے آخر رات میں بھیجے جاتے۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث۱۶۰۵: نبی اکرمؐ نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کر کے ذبح کیے۔۔۔ اور مدینہ میں دو ابلق سینگ والے مینڈھے ذبح کیے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۱۶۰۶: ابن عمرؓ کا کہنا ہے کہ اونٹ کو کھڑے کر کے اور پاؤں باندھ کر کے ذبح کرنا، سنت رسول اللہ ہے۔ راوی: زیاد بن جبیرؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۶۰۷، ۱۶۰۸: (حج و عمرے کے لیے روانگی): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۴۵۷۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۶۰۹ تا ۱۶۱۱: حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی مکرمؐ نے قربانی کے جانوروں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ میں ان کا گوشت تقسیم کر دوں۔ پھر مجھے حکم دیا کہ ان کی جھولیں اور کھال خیرات کر دوں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس میں سے کچھ بھی قصاب کو "اجرت کے بہ طور" نہ دوں۔ (آخری حدیث میں یہ بھی ہے کہ) نبی اکرمؐ نے ۱۰۰ اونٹوں کی قربانی دی۔ راوی: عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ۔

حدیث ۱۶۱۲: شروع میں ہم لوگ منیٰ میں قربانی کا گوشت زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ مگر جب آنحضرتؐ نے اس بات کی اجازت دی کہ کھائیں بھی اور (ساتھ لے جانے کے لیے) توشہ بھی بنائیں۔ تو پھر ہم نے ایسے ہی کیا۔۔۔ کسی نے عطاؒ سے سوال کیا کہ، کیا مدینہ پہنچنے تک یہ گوشت کھاتے رہیں۔ کہا، نہیں۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۶۱۳: (حج تمتع): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۰۲۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۶۱۴ تا ۱۶۱۶: آنحضورؐ کے پاس لوگ پہنچے اور، کسی نے کہا شام ہو جانے کے بعد رمی کی ہے۔ کسی نے کہا رمی سے پہلے زیارت کر لی ہے۔ کسی نے بتایا رمی سے پہلے ذبح کر لیا ہے۔ اور کسی نے کہا ذبح سے پہلے سر کے بال منڈوالئے۔ آپؐ نے فرمایا" کسی نے، یہ یا اسی قسم کی کسی چیز کو آگے پیچھے کر دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں"۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۴، ۸۵)۔

حدیث ۱۶۱۷: (حج تمتع یا حج قران؟): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۴۔ راوی: طارق بن شہاب ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۱۶۱۸: (سر کے بالوں کی تلبید کرنے والا اور ھدی کا ساتھ رکھنے والا، حج ختم کیے بغیر احرام سے باہر نہیں ہو سکتا): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۱۴۷۱۔ راوی: حضرتہ حفصہؓ۔

حدیث ۱۶۱۹ تا ۱۶۲۳: رسول اکرمؐ نے حج میں اپنے سر کے بال منڈوائے۔ حضورؐ نے فرمایا، اے میرے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم کر۔ اور بال کتروانے والوں پر رحم کر۔ نافعؒ اور ابو ہریرہؓ کا کہنا ہے کہ آپؐ نے محلقین (یعنی سر منڈوانے والوں) کے لیے ۳ بار دعا فرمائی اور چوتھی بار مقصرین (یعنی بال کتروانے والوں) کے لیے دعا کی۔ صحابہ کرامؓ میں سے اکثر نے اپنے سر منڈوائے اور کچھ نے اپنے بال کتروائے۔ (حدیث ۱۶۲۳ کے مطابق): معاویہؓ نے آنحضرتؐ کے بال اپنی قینچی سے کترے۔ راویان: عبد اللہ بن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، معاویہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۶۲۴، ۱۶۲۵: نبی مکرمؐ جب مکہ پہنچے تو اپنے صحابہؓ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں، پھر صفاو مروہ کے درمیان سعی کریں اور اس کے بعد احرام سے باہر ہو جائیں۔ پھر سر منڈائیں یا بال کتروائیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۶۲۶: ہم لوگوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ حج کیا تو قربانی کے دن طواف الوداع کیا۔ (اسی روز) حضرتہ صفیہؓ کو حیض آگیا۔ جب میں نے اس کی اطلاع حضورؐ کو دی تو آپؐ نے پوچھا کہ کیا وہ ہم کو روک لے گی؟ نبی اکرمؐ کو بتایا گیا کہ حضرتہ صفیہؓ قربانی کے دن طواف کر چکیں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر ہم کو یہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۶۲۷ تا ۱۶۳۱: بعض لوگوں سے، جانور ذبح کرنے، سر منڈانے یا وقت پر رمی کرنے میں بھول یا نا سمجھی کے سبب تقدیم و تاخیر (یعنی الٹ پلٹ یا دیر سویر) ہو جایا کرتی تھی۔ آنحضورؐ سے جب بھی اس بارے میں دریافت کیا جاتا تو آپؐ فرماتے "اب کرلو، اس میں کوئی حرج نہیں"۔

راویان: ابن عباسؓ، عیسیٰ بن طلحہؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۱۴ تا ۱۶۱۶)۔

حدیث ۱۶۳۲ تا ۱۶۳۵: (آخری حج کے موقع پر) رسول معظمؐ نے یوم نحر کے دن خطبہ دیا۔ اس میں آپؐ نے لوگوں سے سوالات کیے کہ اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ کہا، یہ یوم حرام ہے۔ فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ کہا، یہ شہر حرام ہے۔ فرمایا، یہ کون سا مہینہ ہے؟ کہا، یہ حرام مہینہ ہے۔ ۔۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا، جس طرح یہ دن، تمھارے اس شہر میں اور اس مہینہ میں حرام ہے، اسی طرح تمھارا خون، تمھارے مال اور تمھاری آبرو تم پر حرام ہے۔۔۔ اور آپؐ نے یہ کلمات چند بار دہرائے۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر دو مرتبہ فرمایا، "اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا"؟، "اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا"؟ پھر رسول مکرمؐ نے اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ جو لوگ حاضر ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ (اور فرمایا) میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ۔ اور پھر اس کے بعد لوگوں کو رخصت کیا تو لوگوں نے اس کا نام "حجتہ الوداع" رکھا۔

راویان: ابن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ، اور ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۲)۔

حدیث ۱۶۳۶: عباسؓ نے آنحضورؐ سے پانی پلانے کی غرض سے مکہ میں قیام کی اجازت حاصل کی جب کہ ان راتوں میں انھیں منیٰ میں گذارنا تھا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۶۳۷: میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ میں رمی کب کروں؟ انھوں نے کہا جب تمھارا امام رمی کرے تو تم بھی رمی کرو۔ پھر انھوں نے بتایا کہ جب آفتاب ڈھل جاتا تو ہم (۱۱ ذی الحج اور ۱۲ ذی الحجہ کو) رمی کیا کرتے۔ راوی: وبرہؓ۔

حدیث ۱۶۳۸ تا ۱۶۴۱: عبداللہ بن مسعودؓ، جمرہ عقبہ پہنچے اور ایسے کھڑے ہوئے کہ خانہ کعبہ ان کے بائیں جانب اور منیٰ ان کے دائیں جانب تھا۔ پھر ے کنکریاں ماریں، ایسے کہ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی۔۔۔ اور کہا، بخدا! میں نے اسی مقام پر اوراسی طرح سے کیا ہے جن پر سورۃ البقرۃ نازل ہوئی (یعنی جیسا کہ آنحضرتؐ نے کیا)۔ راوی: عبدالرحمٰن بن زیدؓ۔

حدیث ۱۶۴۲، ۱۶۴۳: ابن عمرؓ (منیٰ سے) قریب والے جمرہ پر ے کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے۔ پھر آگے بڑھ کر نرم زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے اور دیر تک دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر درمیانی جمرہ کی رمی کرتے اور پہلے کی طرح دعا کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر وادی کے نچلے حصہ سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے۔ لیکن یہاں نہیں ٹھہرتے۔ اور کہتے کہ یہی سنت رسولؐ ہے۔ راوی: سالم بن عبداللہؓ۔

حدیث ۱۶۴۴: میں نے حضورؐ کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت خوشبو لگائی ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۶۴۵: (حج یا عمرے میں) آخری کام کعبہ کا طواف ہے۔ البتہ حائضہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۶۴۶: آنحضرتؐ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشا پڑھی۔ پھر محصب میں (یعنی خیف بن کنانہ کے مقام پر) تھوڑی دیر سوئے۔ پھر کعبہ کا طواف (وداع) کیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۶۴۷، ۱۶۴۸: (حضرتہ صفیہؓ کا طواف وداع): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۶۲۶۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ، امّ سلیمؓ۔

حدیث ۱۶۴۹: حائضہ عورت طواف وداع کر چکی ہو تو روانہ ہو سکتی ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۶۵۰: (حضرتہ عائشہؓ کا خصوصی عمرہ اور حضرتہ صفیہؓ کا طواف وداع): یہ دو احادیث کا مجموعہ ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۱ اور ۱۶۲۶۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۶۵۱: میں نے انسؓ سے پوچھا کہ حضورؐ نے یوم ترویہ کو نماز ظہر کہاں پڑھی؟ کہا، منیٰ میں۔ اور (منیٰ سے) روانگی کے دن نماز عصر کہاں پڑھی؟ کہا، ابطح میں۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ تم اُس طرح کرو جیسا تمھارے امیر کہیں۔ راوی: عبدالعزیز بن رفیعؓ۔ (دیکھیں ۱۵۵۰، ۱۵۵۱)۔

حدیث ۱۶۵۲: (طواف وداع سے پہلے نمازیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۴۶۔ راوی: انسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۶۵۳: الابطح وہ مقام ہے جہاں نبی اکرمؐ اترتے تاکہ (واپسی کے لئے) سہولت سے نکل سکیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۶۵۴: محصب میں رکنا حج کے ارکان میں شامل نہیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۴۶)۔

حدیث۱۶۵۵: ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کے لیے مکہ آتے تو دو پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے تھے۔ پھر اونچے پہاڑ کے طرف سے مکہ میں داخل ہوتے۔ اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹھادیتے۔ پھر طواف کعبہ کی ابتدا حجر اسود سے کرتے۔ تین طواف میں رمل کرتے اور چار میں معمول کی چال سے چلتے۔ پھر ۲ رکعت نماز پڑھتے۔ پھر صفا ومروہ کے درمیان سعی کرتے۔ پھر اپنی قیام گاہ جاتے۔ حج یا عمرہ سے واپسی پر اپنی اونٹنی ذی الحلیفہ میں اس جگہ بٹھاتے جہاں حضور بٹھایا کرتے تھے۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث۱۶۵۶: (محصب کا قیام): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۲۶۔ راوی: خالد بن حارثؒ۔

حدیث۱۶۵۷: ذوالمجاز اور عکاظ، اسلام سے قبل بھی مرکز تجارت رہے ہیں۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے وہاں تجارت کو مکروہ سمجھا۔ یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی، لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ [یعنی تم پر کوئی حرج نہیں اس بات میں کہ (حج کے زمانے میں) اپنے رب کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو، (البقرۃ:۱۹۸)]۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۶۵۸: (حضرتہ عائشہؓ کا خصوصی عمرہ اور حضرتہ صفیہؓ کا طواف وداع): یہ دو احادیث کا مجموعہ ہے اور مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۱ اور ۱۶۲۶۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications